علم الصرف کا تعارف و اہمیت

☆زر خلیل خان

علم الصرف کی تعریف :(۱)'' اَلصَّرفُ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ اَحْوَالِ الْمُفْرَدَاتِ مَنْ حَيثُ الْهَيْئَةِ''.

ترجمہ:''صرف وہ علم ہے۔جو بحث کرنے والا ہو کلمات مفعہ کے احوال سے ہیئت کے اعتبار سے''

(۲)''اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلاثِ مِن حَيْثُ الصُّوْرَةِ والْهَيْئَةِ كَالْاِدْغَامِ وَ الْاِعْلَالِ.''

اور کچھ حضرات نے حَیثُ کے بعد'' اَلْاَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِیْل ''کے الفاظ بڑھائے ہیں۔''

ترجمہ:''علم الصرف نام ہے ایسے چند قوانین کا جن کے ذریعے سے تین کلموں کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔ باعتبار اصل، بناء، تعلیل کے''

(۳)'' الصرف علم باصول یعرف بها احوال ابنية الكلم التى ليست باعراب وبناء''

یعنی ''علم صرف چند ایسے قوانین جاننے کا نام ہے جن قوانین کے ذریعے ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے بنانے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔لیکن اس سے اعراب و بناء کی پہچان نہیں ہوتی''(کیونکہ اس کی پہچان علم نحو سے ہوتی ہے)

(۴)'' الصرف علم باصول یعرف بها احوال الكلم الثلاث من حيث الصيغة''

ترجمہ:''علم الصرف چند ایسے قوانین کا علم ہے جن کے ذریعے تین کلموں یعنی (اسم فعل حرف) کے آخری حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔ باعتبار صیغہ کے''

(۵)'' الصرف علم التحويل الاصل الواحد الى امثلة مختلفة لمعان مقصودة''

☆ڈائریکٹر وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد

(۶) ''صرف کے لغوی معنی ہیں پھیرنا، ہٹانا، دفع کرنا اور واپس کرنا''۔ اور علماء صرف کی اصطلاح میں ''صرف وہ علم ہے جس سے کلموں کے بنانے اور ردوبدل کے قواعد معلوم ہوتے ہیں''

(۷) ''صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے''

اسمائے علم الصرف: اس فن کے بہت سارے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں

(۱) علم الصرف (۲) علم التصریف (۳) علم الاشتقاق (۴) علم المیزان (۵) علم الصیغہ

علم الصرف کی غرض وغایت:

(۱) '' صیانة الذهن عن الخطاء فی الصیغۃ''

ترجمہ: ذہن کو صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ کرنا

(۲) علم الصرف کا فائدہ اور غرض یہ ہے کہ ''اس کے ذریعے الفاظ اور کلمات کا صحیح تلفظ معلوم کرنا اور ردوبدل کے قواعد کو پہچاننا''

علم الصرف کا موضوع: (۱) ''الکلمة العربی من حیث الصیغه، وابناء والکلمة الموضوعة فی العرب''

ترجمہ: ''عربی بولی کے کلمے بااعتبار صیغہ اور بناء کے، اور کلمہ جو عرب کے ہاں وضع شدہ ہو''

(۲) ''الکلمة من حیث الصیغة و البناء''

ترجمہ: ''کلمہ لغت عرب بااعتبار صیغہ اور بناء کے''

(۳) علم الصرف کا موضوع کلمات ثلاثہ ہیں کلمات ثلاثہ سے مراد اسم، فعل اور حرف ہیں۔

(۴) علم الصرف کا موضوع کلمہ ہے۔ بااعتبار صیغہ کے آیا یہ ماضی کا صیغہ ہے یا مضارع کا

واضع علم الصرف: اس میں متعدد اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔ چند پیش خدمت ہیں:

(۱) ابوعثمان بکر بن حبیب المازنی۔ جیسا کہ مشہور روایت ہے:

''ان من دون علم الصرف ابع عثمان بکر بن حبیب المازنی وکان مندرجاً قبل ذالک فی علوم النحو''

(۲) معاذ بن جبلؓ بحوالہ تحفہ عبدالحیٰ، (۳) حضرت علیؓ، بحوالہ تحفہ عبدالحیٰ، (۴) معاذ بن مسلم

ھروی بحوالہ تحفہ عبدالحیٰ، (۵) ابوالاسود دوئلی بحوالہ تحفہ عبدالحیٰ

اکثر کے قول کے مطابق علم الصرف کا واضع معاذ بن مسلم ہروی ہے، جیسا کہ شعر ہے:

واضع الصرف معاذ بن مسلم هرویٰ . وکان لنحو علیاً حیدراً ۱۱

ترجمہ: علم الصرف کے واضع معاذ بن مسلم ہروی ہیں اور علم النحو کے واضع علیؓ حیدر ہیں۔

جدید تحقیق:

راجح قول کے مطابق علم الصرف کے بانی اول امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔ جن کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ جس پر دلیل یہ ہے کہ امام صاحب نے علم الصرف پر ایک کتاب تحریر فرمائی۔ جس کا نام ''المقصود'' تھا۔ جس کی تین شرحیں لکھی گئیں۔

(۱) المطلوب

(۲) امعان الانظار: جو کہ زین الدین بن بیرعلی نے یہ شرح لکھی جو کہ بیرقلی سے مشہور تھے۔ ان کی وفات ۹۵۲ھ میں ہوئی۔

(۳) روح الشروح: جو کہ استاد عیسیٰ سیروی کی ہے۔

امام صاحب کی تصنیف کا تذکرہ معجم المطبوعات العربیہ میں چار جگہ ہے۔ لہٰذا امام صاحب علم الصرف واضع اور مدون اول ہیں۔ جیسا کہ علم فقہ کے موجد اول ہیں

علم الصرف کی وجہ تسمیہ:

صرف کو صرف اس لئے کہتے ہیں کہ صرف بمعنی پھیرنا کے ہے اور اس میں بھی ایک کلمہ کو مختلف صیغوں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔

علم الصرف کی ضرورت ، فضیلت اور مقام ومرتبہ:

علم الصرف کا مقام وفضیلت اس لئے ظاہر ہے کہ اس پر الفاظ قرآن وحدیث کی صحت کا دارومدار ہے۔ کیونکہ لغت عربیہ کی افہام وتفہیم اسی علم پر موقوف ہے۔ اس کے بغیر تحصیل علوم قرآن وسنت ناممکن ہے بلکہ مفضی الی الضلالت ہے۔ علم الصرف کی فضیلت وضرورت پر علمائے کرام کے بیشمار اقوال زریں ہیں، جن میں سے چند پیش خدمت ہیں:

(۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل قرآن میں فرمایا ہے کہ مفسرین کرام

نے تفسیر کیلئے پندرہ علوم پر مہارت تامہ ضروری قرار دیا ہے جس میں سے صرف ونحو سرفہرست ہیں۔
(۲) ابن فارسؒ فرماتے ہیں۔ جس شخص سے علم الصرف فوت ہوگیا۔ اس سے متاع کثیر چلا گیا۔
(۳) علامہ زمخشریؒ عجوبات تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے قرآن مقدس کی یہ آیت کریمہ ''یوم ندعو کل اناس بامامھم '' تلاوت کی اور ترجمہ یہ کیا: ''جس دن پکاریں گے ہم ہر شخص کو اس کی ماں کے ساتھ علم الصرف کی ناواقفیت کی وجہ سے ام کی جمع اس نے امام سمجھی۔ حالانکہ ام کی جمع امہات آتی ہے امام نہیں آتی''
(۴) علامہ جلال الدین سیوطیؒ علامی فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں:
''اعلم انّ معرفۃ اللغۃ والنحو والصرف فرض کفایۃ''
ترجمہ: ''جان لو کہ لغت، علم نحو اور علم الصرف کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔''
(۵) روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا جارہا تھا۔ جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ تو کسی نے حضرت سے سوال کیا ''من التوفی'' تو حضرت علیؓ نے جواب دیا: اللہ۔ پھر اس شخص نے پلٹ کر سوال کیا: حضرت یہ میرا مقصود نہیں تھا بلکہ میرا مقصود یہ تھا کہ کون فوت ہوگیا ہے؟ تو حضرت علی نے جواب دیا: تو پھر ''من التوفٰی'' کہتا۔
(۶) صرف کی مشہور کتاب مراح الارواح نے لکھا ہے:

الصرف ام العلوم والنحو ابوھا. ویقوی فی الدر ایات داروھا ویطغٰی فی الروایات عاروھا.

(۷) الصرف فی العلوم کالنجوم فی السماء

(۸) الصرف فی العلوم کالبدر فی النجوم

عربی زبان دنیا میں سب سے افضل لغت ہے

لغت ان آوازوں کا نام ہے جس سیہر قوم اپنے اغراض و مقاصد کو ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کرتی ہے۔ واضع لغت ابتداً اللہ رب العزت ہے۔ کما فی قولہ تعالٰی'' وعلم آدم الاسماء کلھا '' پھر بعد میں اس میں کمی اور اضافہ تغیر و تبدل ہر زمانہ اور ہر ملک میں انسان کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔

تمام لغتوں میں سے احسن واشرف لغت عربی زبان ہے جن کے دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضورؐ نے فرمایا:

اَحبوا العرب لثلاث لانی عربی. والقران عربی ولسان اهل الجنة عربی

(۲) اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی صفات بیان کی ہے:

''قرانا عربیا'' ''بالسان عربی مبین''

(۳) قال ابن عباسؓ:

انزل الله کتابا الا بالعربیة ثم تزجم لکل نبی علی لسان

(۴) حضرت عمرؓ نے فرمایا:

علیکم بالعربیۃ فانھا تثبت العقل وتزید فی المروئۃ'' وقال بعض السلف:

''علیکم بالعربیة فانها لمروءة الظاهرة وهی کلام الله و کلام انبیائه وملائکته''

(۵) انسان کی سب سے پہلی زبان عربی ہے۔ چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اشرف اخلاق تھا۔ اس لئے اللہ رب العزت نے تمام لغتوں میں سے احسن الغت عربی عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ جنت میں حضرت آدمؑ کی زبان عربی تھی۔ پھر شجرہ ممنوعہ کے کھانے سے اللہ رب العزت نے جہاں اور نعمتیں واپس لے لی تھیں وہاں یہ نعمت (عربی زبان) بھی واپس لے لی۔ پھر سریانی زبان بولتے رہے اور جس طرح آپ کو دوسری نعمتوں کے فقدان پر رنج وغم ہوا ایسے ہی اس نعمت کے سلب ہونے پر بھی شدید قلق اور افسوس ہوا۔ ''ثم اجتبه ربه فتاب علیه وهدی ''(القرآن) کا زمانہ آیا تو اور نعمتوں کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مرحمت فرمادی گئی۔ جس پر آپ کو بہت خوشی ہوئی

عربی زبان تغیر و تبدل اور عود: حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ دراز تک عربی استعمال ہوتی رہی۔ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا دین میں تنزلی شروع

ہوگئی۔ یہاں تک کہ کفر وشرک عام ہوگیا۔تو کفران نعمت کی وجہ سے لغت عربیہ بالکل ختم ہوگئی۔دُوسری لغتیں مروج ہوگئیں۔ پھر حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح علیہ السلام کو بذریعہ وحی ، بذریعہ الہام عربی خالص سکھائی گئی

کما فی الروایة اول من تعلم باللغة العربیة سیدنا اسماعیل علیه السلام جوکہ آپؐ کے اور قریش کے جدامجد ہیں اوراسی لغت قریش پر قرآن نازل ہوا

عربی زبان کا تحفظ اور بقاء کا ذریعہ:

جب اللہ تعالیٰ کے فرمان "اذا جاء نصر الله والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا" (القرآن) کا ظہور ہونے لگا تو عرب وعجم کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگے۔عربیوں کا عجمیوں سے معاملات، معاشرت غرض ہر چیز میں اختلاط ہونے لگا تو اس مقدس زبان میں تغیر وتبدل ہونے لگا۔تب ہی عربیت کے تحفظ و بقاء کیلئے صرف ونحو ایجاد کیا گیا۔ بلکہ قرآن وحدیث جو کہ اسلام کے لئے مبداو منتہیٰ ہیں کا سمجھنا اور سمجھانا بھی انہی پر موقوف ہے۔

تنبیہ :بعض جہلاء اعتراضات کرتے ہیں کہ صرف ونحو دیگر علوم کے دقائق اور باریکیوں کے پڑھنے پڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔بس چند محاورات، چند کلمات سیکھ لینا کافی ہے۔ یہ بات بالکل حماقت پر مبنی ہے۔ یہ لوگ چونکہ صرف ونحو کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ یہ لوگ اس مقولہ کے مصداق ہیں:"الناس اعدا لما جهلوا" مادحین نے صرف ونحو کے بارے میں کیا خوب کہا ہے:

الصرف ام العلوم والنحو ابوها. الصرف وانحو فی العلم کالروح فی الجسم الصرف فی العلوم کالضوء فی النجوم. النحو فی العلوم کالبدر فی النجوم۔

تدوین صرف:علم صرف کی مختصر تدوین یہ ہے کہ ابوالاسود الدوئلی کے شاگرد معاذ بن مسلم الہروی (متوفی ۱۸۷ھ) نے اس کو وضع کیا۔پھر ان کے شاگرد ابوالحسن علی کسائی (متوفی ۲۰۷ھ) نے علم صرف کو باقاعدہ طور پر مدون کیا۔ورنہ اس سے پہلے یہ علم ونحو کی ایک شاخ سمجھی جاتی تھی